تفسیرِ سُورۃ

الزُّمَر

۳۹

مولانا سیّد ابوالاعلیٰ مودودیؒ

إدارہ ترجمان القرآن (پرائیویٹ) لمیٹڈ لاہور

maktabaquddusia.com

دیباچہ

نام اس سورہ کا نام آیات نمبر ۷۱ و ۷۳ (وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا اور وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا) سے ماخوذ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ وہ سورہ جس میں لفظ زمر آیا ہے۔

زمانۂ نزول آیت نمبر ۱۰ (وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ) سے اس امر کی طرف صاف اشارہ نکلتا ہے کہ یہ سورۃ ہجرتِ حبشہ سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ بعض روایات میں یہ تصریح آئی ہے کہ اس آیت کا نزول حضرت جعفر بن ابی طالبؓ اور ان کے ساتھیوں کے حق میں ہوا تھا جبکہ انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کا عزم کیا (روح المعانی، جلد ۲۳، صفحہ ۲۲۶)۔

موضوع اور مضمون یہ پوری سورت ایک بہترین اور انتہائی مؤثر خطبہ ہے جو ہجرت حبشہ سے کچھ پہلے مکۂ معظمہ کی ظلم و تشدد سے بھری ہوئی اور عناد و مخالفت سے لبریز فضا میں دیا گیا تھا۔ یہ ایک وعظ ہے جس کے مخاطب زیادہ تر کفارِ قریش ہیں، اگرچہ کہیں کہیں اہلِ ایمان سے بھی خطاب کیا گیا ہے۔ اس میں دعوتِ محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا اصل مقصود بتایا گیا ہے، اور وہ یہ ہے کہ انسان خالص اللہ کی بندگی اختیار کرے اور کسی دوسرے کی اطاعت و عبادت سے اپنی خدا پرستی کو آلودہ نہ کرے۔ اس اصل الاصول کو بار بار مختلف انداز سے پیش کرتے ہوئے نہایت زوردار طریقے پر توحید کی حقانیت اور اسے ماننے کے عمدہ نتائج، اور شرک کی غلطی اور اس پر جمے رہنے کے برے

یا گیا ہے، اور لوگوں کو دعوت دی گئی ہے کہ وہ اپنی عمل
رب کی رحمت کی طرف پلٹ آئیں۔ اسی سلسلے میں
ی گئی ہے کہ اگر اللہ کی بندگی کے لیے ایک جگہ تنگ ہو گ
ہے، اپنا دین بچانے کے لیے کسی اور طرف نکل کھڑ
کا اجر دے گا۔ دوسری طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ف
طرف سے بالکل مایوس کر دو کہ ان کا ظلم و ستم کبھی تم
ور ان سے صاف صاف کہہ دو کہ تم میرا راستہ روک
چاہتے ہو کر ڈالو، میں اپنا یہ کام جاری رکھوں گا۔

maktabaqadusia.com

آیاتہا ۷۵ سُوْرَۃُ الزُّمَرِ مَکِّیَّۃٌ رُکُوْعَاتُہَا ۸

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

تَنۡزِيۡلُ الۡكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَكِيۡمِ ۝۱ اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكَ
الۡكِتٰبَ بِالۡحَقِّ فَاعۡبُدِ اللّٰهَ مُخۡلِصًا لَّهُ الدِّيۡنَ ۝۲ اَلَا لِلّٰهِ

اِس کتاب کا نزول اللہ زبردست اور دانا کی طرف سے ہے۱
(اے محمدؐ) یہ کتاب ہم نے تمہاری طرف برحق نازل کی ہے۲، لہٰذا تم
اللہ ہی کی بندگی کرو دین کو اُسی کے لیے خالص کرتے ہوئے۳۔ خبردار، دین

۱ یہ اس سورہ کی مختصر تمہید ہے جس میں بس یہ بتانے پر اکتفا کیا گیا ہے کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا کلام نہیں ہے، جیسا کہ منکرین کہتے ہیں، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو اس نے خود نازل فرمایا ہے۔ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی دو صفات کا ذکر کر کے سامعین کو دو حقیقتوں پر متنبہ کیا گیا ہے تاکہ وہ اس کلام کو کوئی معمولی چیز نہ سمجھیں بلکہ اس کی اہمیت محسوس کریں۔ ایک یہ کہ جس خدا نے اسے نازل کیا ہے وہ عزیز ہے، یعنی ایسا زبردست ہے کہ اس کے ارادوں اور فیصلوں کو نافذ ہونے سے کوئی طاقت روک نہیں سکتی اور کسی کی یہ مجال نہیں ہے کہ اس کے مقابلہ میں ذرہ برابر بھی مزاحمت کر سکے۔ دوسرے یہ کہ وہ حکیم ہے، یعنی جو ہدایت وہ اس کتاب میں دے رہا ہے وہ سراسر دانائی پر مبنی ہے اور صرف ایک جاہل و نادان آدمی ہی اس سے منہ موڑ سکتا ہے۔ (مزید تشریح کے لیے ملاحظہ ہو تفہیم القرآن، جلد چہارم، السجدہ، حاشیہ نمبر ۱)۔

۲ یعنی اس میں جو کچھ ہے حق اور سچائی ہے، باطل کی کوئی آمیزش اس میں نہیں ہے۔

سے ۵۳ یہ ایک نہایت اہم آیت ہے جس میں دعوتِ اسلام کے اصل مقصود کو بیان کیا گیا ہے، اس لیے اس پر سے سرسری طور پر نہ گزر جانا چاہیئے، بلکہ اس کے مفہوم و مدعا کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس کے بنیادی نکات دو ہیں جنہیں سمجھے بغیر آیت کا مطلب نہیں سمجھا جا سکتا ایک یہ کہ مطالبہ اللہ کی عبادت کرنے کا ہے۔ دوسرے یہ کہ ایسی عبادت کا مطالبہ ہے جو دین کو اللہ کے لیے خالص کرتے ہوئے کی جائے۔

عبادت کا مادہ عبد ہے۔ اور یہ لفظ "آزاد" کے مقابلے میں "غلام" اور "مملوک" کے لیے عربی زبان میں مستعمل ہوتا ہے۔ اسی معنی کے لحاظ سے "عبادت" میں دو مفہوم پیدا ہوئے ہیں۔ ایک پوجا اور پرستش، جیسا کہ عربی زبان کی مشہور و مستند لغت "لسان العرب" میں ہے، عَبَدَ الله، تَأَلَّهَ لَهُ۔ والتعبُّدُ، التَّنَسُّكُ دوسرے، عاجزانہ اطاعت اور برضا و رغبت فرمانبرداری جیسا کہ لسان العرب میں ہے، العبادة، الطاعة، ومعنى العبادة فى اللغة الطاعة مع الخضوع۔ وکل من دان لملك فهو عابدٌ لَهُ (وَقَوْمُهُمَا لَنَا عَابِدُوْنَ)۔ والعابد، الخاضع لربه المستسلم المنقاد لامره۔ عبد الطاغوت، اطاعه يعنى الشيطان فيما سوّل له واغواه۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ، اى نطيع الطاعة التى يخضع معها۔ اُعْبُدُوْا رَبَّكُمْ، اطيعوا ربكم۔ پس لغت کی ان مستند تشریحات کے مطابق مطالبہ صرف اللہ تعالیٰ کی پوجا اور پرستش ہی کا نہیں ہے بلکہ اس کے احکام کی بے چون و چرا اطاعت، اور اس کے قانونِ شرعی کی برضا و رغبت پیروی، اور اس کے امر و نہی کی دل و جان سے فرمانبرداری کا بھی ہے۔

دین کا لفظ عربی زبان میں متعدد مفہومات کا حامل ہے:

ایک مفہوم ہے غلبہ و اقتدار، مالکانہ اور حاکمانہ تصرّف، سیاست و فرمانروائی اور دوسروں پر فیصلہ نافذ کرنا چنانچہ لسان العرب میں ہے دانَ النَّاسَ، اى قهرهم على

ادارۂ ترجمان القرآن
IDARA TARJUMAN-UL-QURAN

ابو الاعلیٰ
المودودی

تفسیر سورۃ
الزُّمَر

—۳۹—

maktabaquddusia.com